مشاہدات-889

ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

تقریر بابت سیرت رسولؐ

وقت 5-7 منٹ

أَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ (حضرت محمدؐ)

مَیں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی گھمنڈ یا فخر نہیں

(تقریر نمبر 14)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰسٓ۔وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ۔اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔(یٰس:2-5)

اے سیّد! ہم حکمت والے قرآن کو تیرے سیّد ہونے کی شہادت میں پیش کرتے ہیں۔یقیناً تو رسولوں میں سے ہے اور سیدھے راستہ پر ہے۔

(ترجمہ: تفسیر صغیر)

بھیج درود اُس محسن پر تُو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار

معزز سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام سابقہ انبیاء پر اپنی فضیلت اور اپنی اُمّت کی تمام سابقہ امتوں سے بہتری کا ذکر مختلف جگہوں پر مختلف پیرایوں میں کیا ہے۔یہ فضیلتیں 100 کے لگ بھگ ہیں جن پر ادارہ "مشاہدات" کے پلیٹ فارم سے تقاریر تیار کر کے احباب جماعت کے روبرو پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔آج انہی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت پر روشنی ڈالنے کے لیے حاضر ہوا ہوں جو اِن الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔أَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ کہ مَیں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی گھمنڈ یا فخر نہیں۔

(سنن ابن ماجہ، باب ذِکْرِ الشَّفَاعَةِ)

جیسا کہ مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ان فضیلتوں کو مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے۔آج کی تقریر کے عنوان کو بھی اِن پیرایوں میں بیان فرمایا جیسے کہ

نمبر 1: ایک روایت میں اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کے ساتھ وَأَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ (مسلم کتاب الفضائل) کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہیں اور سب سے پہلا شخص مَیں ہوں گا جس کی قبر شق ہو گی۔

نمبر 2: وَأَنَا أَکْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَی رَبِّی یَطُوفُ عَلَیَّ أَلْفُ خَادِمٍ کَأَنَّهُمْ بَیْضٌ مَکْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ

(ترمذی کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ مَیں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے ارد گرد اِس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

نمبر 3: ترمذی ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں وَأَنَا أَکْرَمُ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور اوّلین و آخرین میں سے سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔

نمبر 4: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انبیائے کرام کے سردار پانچ انبیاء حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، اور سیّدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضرت محمدؐ ان پانچوں انبیاء کے سردار ہیں۔ (الحاکم فی المستدرك حدیث 4007)

ایک روایت میں پانچ بہترین ہستیوں کا ذکر ہے اور اِن میں سب سے افضل اور خیارھم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی سے ملتے جلتے الفاظ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بھی بیان کیے ہیں۔

نمبر5: حضرت عبد للہ بن عباس رضی للہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء کرام اور تمام اہل آسمان پر فضیلت بخشی ہے۔ تو لوگوں نے عرض کیا: اے ابن عباس! للہ تعالیٰ نے انہیں اہل آسمان پر کیسے فضیلت دی؟ انہوں نے فرمایا: بیشک للہ تعالیٰ نے اہل آسمان کے لئے فرمایا:”اور ان میں سے کون ہے جو کہہ دے کہ مَیں اس (للہ) کے سوا معبود ہوں سو ہم اسی کو دوزخ کی سزا دیں گے، اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔“اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا:”(اے حبیبِ مکرم!) بیشک ہم نے آپ کے لئے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لئے کہ آپ کی عظیم جدوجہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے) تاکہ آپ کی خاطر للہ تعالیٰ کی امت (کے ان تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔“لوگوں نے عرض کیا: آپؐ کی انبیاء کرام پر کیا فضیلت ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ۔“ اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا:”اور (اے حبیبِ مکرم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لئے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔“ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جنات وانسانوں کے لئے رسول بنایا۔

(الدارمی فی السنن 1/38 الرقم: 46)

سامعین! اِن تمام امور کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز حضرت آدمؑ کی آل اولاد کے سردار ہوں گے۔ آپؐ اولادِ آدم میں سے سب سے زیادہ معزّز و مکرّم و مشرّف ہیں۔ آپؐ کے اردگرد ایک ہزار خدّام ہوں گے (یہ کثرت کی طرف اشارہ ہے) جو بَیض مکنون اور لولوٴ منثور ہوں گے یعنی ایسے موتی جو مکنون ہونے کی حالت میں بھی سفید رنگ کی طرح چمک رہے ہوں اور ساری دنیا میں یہ موتی بکھرے ہوئے اپنی اپنی جگہ چمک دمک کے ساتھ ظاہر ہو رہے ہوں گے۔ اِن الفاظ میں اُن مخلص وفا شعار اور وفادار صحابہ کی طرف اشارہ ہے جن میں سے 10 ہزار قدسی صفات، فرشتہ صفت انسانوں کی صورت میں فتح مکہ کے روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آگے چل کر اوّلین و آخرین میں یعنی ہر دو جہاں میں افضل ترین انسان ہیں کا ذکر ہے۔ اسی لیے یہ کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار تو تھے ہی آپؐ اُن چار انبیاء (حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ) کے بھی سردار تھے جو باقی انبیاء کے سردار کہے جاتے تھے۔

سامعین! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر ”اکرم“ اس لیے بھی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ”اکرم“ ہونے کا جو نسخہ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات: 14) کہ تم میں سے سب سے زیادہ مکرّم وہ ہے جو سب سے زیادہ متّقی ہے میں بیان ہوا ہے۔ کیونکہ ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ صفحۂ ہستی پر سب سے زیادہ معزز ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کا تقویٰ ایسا اعلیٰ پائے کا تھا کہ عام انسان تو درکنار انبیاء میں بھی کوئی اس مقام پر نہ تھا۔

مَیں نے تقریر کے آغاز پر سورۃ یٰسٓ کی پہلی چار آیات کی تلاوت کی ہے اُن میں اوّل تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّد قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی سیّد ہونے کی دلیل کے طور پر قرآن کریم کو پیش فرمایا ہے۔ اسی لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اِن آیات میں سے یٰسٓ۔ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اے سیّد! ہم حکمت والے قرآن کو (تیرے سیّد ہونے کی) شہادت میں پیش کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الۡقُرۡاٰن

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 26)

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔ جس کے اخلاق قرآن کے مطابق ہوں گے اُس سے بڑھ کر اکرم اَور کون ہو سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سیّد یعنی سردار قرار دیا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار ہونے کے باوجود انکساری، عاجزی کا شیوہ اپنایا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے سَیِّدُ الۡقَوۡمِ خَادِمُھُمۡ کہ قوم کا سردار اُن کا خادم ہوتا ہے۔ آپؐ اپنے اِس فرمان کی بہترین مثال تھے کہ تم میں سے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تُم اُن کے لیے دُعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لیے دُعا کرتے ہیں (مسلم کتاب الامارۃ)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَابۡغُوۡنِیۡ فِیۡ ضُعَفَائِکُمۡ کہ مجھے کمزوروں میں تلاش کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے ایک حواری کی آنکھیں پیار سے موندھ لیں۔ گویا صحابہ کے ساتھ ایک دوستانہ ماحول تھا۔

سامعین! بنی آدم کی اولاد ہونا اپنی ذات میں فخر کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین میں یوں فرمایا لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ (التین: 5) کہ ہم نے انسان کو بہترین حالت میں پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے کسی ایک کو اعلیٰ ترین منصب پر فائز کر دے تو اُسے فخر

توبجا ہے مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اِن تمام خوبیوں، فضیلتوں کے باوجود بار باراِس امر کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ لَا فَخْرَ کہ گو خداوند کریم نے یہ اعزازات مجھے بخشے ہیں مگر مجھے اِن پر کوئی گھمنڈ یا فخر نہیں۔ اللہ کا شکر بجالاتا ہوں کہ اُس نے یہ اعزاز مجھے بخشے ہیں۔ آپؐ نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔ اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا کہ تمام عبادتیں، میری تسبیحات اور تذکیر محض اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر)۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ اب تمام گزشتہ اور آئندہ نمونے ختم ہو گئے اب اگر کوئی پیروی کے قابل نمونہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے اور یہ پیروی کے نمونے کس طرح قائم ہوں گے۔ اس طرح قائم ہوں گے جس طرح ایک سچا عاشق اپنے محبوب کی پسند اور ناپسند کو اپنی پسند اور ناپسند بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس طرح تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو گے تو پھر ہی مَیں تمہارے گناہ بھی بخشوں گا اور تمہارے سے محبت کا سلوک بھی کروں گا۔ تمہاری دینی اور دنیاوی بھلائیوں کے سامان بھی پیدا کروں گا۔ تو گویا اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہو گئے اور اگر کوئی راستہ کھلا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کر کے آپ کے پیچھے چل کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے، یہی ایک راستہ ہے جو کھلا ہے پھر اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں بڑھانے کا طریق جو اگلی آیت مَیں نے تلاوت کی ہے سورۃ احزاب کی اُس میں بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ نبی کوئی معمولی نبی نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا وجود ہے۔ زمین و آسمان اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اسی کام پر لگے ہوئے ہیں کہ اللہ کے اس پیارے نبی پر رحمت بھیجتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ پس اے لوگو! جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو تمہارا بھی یہ کام ہے کہ اس نبی سے محبت پیدا کرو۔ اس پر درود بھیجو اور بہت زیادہ سلامتی بھیجو۔ جب تم اس طرح اس نبی پر درود و سلام بھیجو گے تو تم پر اس کی پیروی کے راستے بھی کھلتے چلے جائیں گے اور جیسے جیسے یہ راستے کھلیں گے جس طرح تم اس کی پیروی کرتے چلے جاؤ گے اتنی ہی زیادہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے بھی بنتے چلے جاؤ گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2004ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ بائی: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)